Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ

۱۹ جمادی الاول ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۲/۷ ۔ ۶ تبلیغ ۱۳۳۲ھش ۔ ۶ فروری ۱۹۵۳ء ۔ نمبر ۳۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا۔ کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں۔ کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔" (برکات الدعاء ص ۷)

تقسیم پنجاب کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۵ فروری۔ تقسیم پنجاب کمیٹی کا ایک اجلاس ۱۷، ۱۸ فروری کو لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں پنجاب کی تقسیم سے پیدا شدہ مختلف تصفیہ طلب امور پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس کی صدارت گورنر پنجاب مسٹر اسمٰعیل چندریگر کریں گے۔ مشرقی پنجاب سے کانفرنس میں شرکت کے لئے جو وفد آئے گا۔ اس میں وزیر اعلیٰ لالہ بھیم سین سچر اور مشرقی پنجاب کابینہ کے ایک رکن سردار اجل سنگھ بھی ہوں گے۔

ڈنمارک میں پاکستان کے لئے جہاز بن رہے ہیں

کوپن ہیگن ۵ فروری۔ سکنڈے نیویا میں پاکستان کے وزیر محمد میر خان نے بتایا ہے کہ پاکستان اور ڈنمارک کے درمیان سفر کے لئے سفری ویزا کے طریقہ کو ختم کرنے اور کوپن ہیگن میں پاکستانی قونصل خانہ کھولنے پر بات چیت ہو رہی ہے۔ نیز رائٹر نے کوپن ہیگن سے خبر دی ہے۔ کہ ڈنمارک میں پاکستان کے لئے چھوٹے چھوٹے جہاز بنائے جا رہے ہیں۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۵ فروری۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا کمزوری بے حد ہے۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ڈھاکہ میں گورنروں کی کانفرنس

کراچی ۵ فروری۔ بدھ کے دن ڈھاکہ میں گورنروں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں شرکت کے لئے پنجاب سندھ اور سرحد کے گورنر منگل کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ جا رہے ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ نے عارضی صلح کی بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے متعلق چین کی تجاویز مسترد کر دیں

پہلے یہ ضمانت دی جائے کہ کمیونسٹ جنگی قیدیوں کو انکی مرضی کے خلاف واپس نہیں بھیجا جائیگا

واشنگٹن ۵ فروری۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے کوریا میں عارضی صلح کی بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے لئے جو نیا بیان دیا تھا۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے۔ کہ اس موقعہ پر یہ سوال اٹھایا ہی نہیں جا سکتا۔ اور اس پر سنجیدگی سے غور کرنا ہی فضول ہے۔

اقوام متحدہ میں امریکی حلقوں نے کہا ہے۔ کہ اس وقت تک دوبارہ صلح کی بات چیت شروع نہیں کی جا سکتی۔ جب تک اس کی ضمانت نہ ہو۔ کہ کمیونسٹ جنگی قیدیوں کو ان کی مرضی کے خلاف چین واپس نہیں بھیجا جائے گا۔ چین نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ کوریا میں جنگ بند کر دی جائے۔ عارضی صلح کی بات دوبارہ شروع کی جائے۔ اور اس کے بعد کئی ملکوں کی ایک کانفرنس میں جنگی قیدیوں کے بارے میں غور کیا جائے گا۔ برطانیہ کے سرکاری حلقوں نے بھی اسی رائے کا اظہار کیا ہے کہ چینی تجاویز قطعاً منظور نہیں کی جا سکتیں۔

ڈاکٹر رالف بنچ کشمیر کے بارے میں پاکستانیوں کے جذبات سے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو مطلع کریں گے

کراچی ۵ فروری۔ اقوام متحدہ کے نگران شعبے کے ڈائرکٹر سر رالف بنچ نے جو کراچی آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو مطلع کریں گے کہ مسئلہ کشمیر کے تصفیہ میں تاخیر سے پاکستان میں زبردست تشویش اور انتہائی بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آج صبح ڈاکٹر رالف بنچ نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ عرب مہاجرین کا مسئلہ اقوام متحدہ کے تمام ممبروں کے متفقہ ارادے اور کوششوں سے ہی سلجھایا جا سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے کو اپنے ممبروں پر اخلاقی دباؤ ڈالکر ساری دنیا میں پناہ گزینوں کی حالت کو بہتر بنانا چاہیئے۔ عرب مہاجرین کے مسئلہ کے تصفیہ میں غیر معمولی تاخیر پر آپ نے اظہار افسوس کیا۔

پاکستان کے تمام باشندوں کو ایک قوم اور ایک ملک کے باشندوں کی حیثیت سے سوچنا اور عمل کرنا چاہیئے (غلام محمد)

کراچی ۵ فروری۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد آج تیسرے پہر کراچی سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ ڈھاکہ کے ہوائی اڈے پر گورنر مشرقی بنگال مسٹر فیروز خان نون۔ وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین اور مشرقی بنگال ایریا کے جنرل آفیسر کمانڈنٹ نے آپ کا استقبال کیا۔ اس کے بعد فوج نے آپ کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اخبار نویسوں سے ملاقات کے دوران میں آپ نے پاکستان کے مختلف صوبوں کے باشندوں کے درمیان اتحاد اور یگانگت کی ضرورت پر زور دیا آپ نے کہا کہ پاکستان کے مختلف صوبوں کے تمام باشندوں کو ایک قوم اور ایک ملک کے باشندوں کی حیثیت سے سوچنا اور عمل کرنا چاہیئے۔ نہ کہ صوبائی نقطۂ نظر سے۔ آپ نے کہا ہمیں حصہ داروں کی طرح نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ ایک ہی گھر کے لوگوں کی طرح ہر بات میں اتفاق و اتحاد مدنظر رکھنا چاہیئے۔ آپ سعودی عرب کے دورہ کے متعلق آپ نے بتایا کہ یہ دورہ کچھ حیثیت رکھتا*

*ہے۔ کیونکہ میں زیارت مکہ مکرمہ کرنا چاہتا ہوں آپ نے کہا کہ میرے سعودی عرب کے دورہ کا مشرق وسطیٰ کے مجوزہ دفاعی معاہدہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ نے بتایا کہ میں غالباً مارچ میں سعودی عرب جاؤں گا۔

ڈھاکہ میں منعقدہ گورنروں کی کانفرنس کے بارے میں آپ نے بتایا کہ اس قسم کی کانفرنسیں منعقد ہوتی ہی رہتی ہیں۔

"اس کے بغیر وہ ملک کے دوسرے باشندوں کے ساتھ مادی فائدے حاصل نہیں کر سکتے۔ آپ نے فرمایا پاکستان تمام ممالک خاص کر اپنے ہمسایوں سے بہترین تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ ملک کے اندرونی امن و امان میں خلل انداز ہو۔

حکومت پاکستان نے قبائلی علاقہ کے صافی قبیلہ کو مراعات دینی منظور کر لیں

پشاور ۵ فروری۔ حکومت پاکستان نے قبائلی علاقہ کے صافی قبیلہ کو اس کی درخواست پر چند مراعات دینی منظور کی ہیں۔ اب صافی قبیلہ کو بھی وہی سہولتیں اور فائدے حاصل ہوں گے۔ جو دوسرے قبائل مثلاً آفریدی محسود اور مہمند کو حاصل ہیں۔ صافیوں کی تعداد ساٹھ ہزار ہے۔ اور یہ ڈیورنڈ لائن کے دونوں جانب آباد ہیں۔ پچھلے سال ۱۵ جنوری کو اسی قبیلہ کے دو ہزار سے زیادہ افراد کا جرگہ منعقد ہوا تھا اور اس جرگہ میں حکومت پاکستان سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ اس علاقہ کو بھی مراعات سے نوازا جائے۔ آج گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین نے شب قدر کے مقام پر اس قبیلہ کے ایک جرگہ کو مخاطب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اس جرگہ کو تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ اور امید ہے کہ اس اقدام سے صافیوں کو مستقبل میں بڑے فائدے حاصل ہوں گے۔ آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ صافی قبیلے کے باشندے حکومت سے تعاون کریں گے۔ اور اپنے علاقہ سے شرارت پسندوں کو صاف رکھیں گے۔ آپ نے ان لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ تعلیم کی اہمیت کو سمجھیں۔ کیونکہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳۱ میکلیگن روڈ سے شائع کی۔

ایک دلچسپ اور مفید تصنیف ۔ ”حیات الآخرۃ“

محترمی حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم ۔ اے تحریر فرماتے ہیں :۔

حال ہی میں ایک کتاب موسومہ ”حیات الآخرۃ“ محترمی سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ کی تصنیف کردہ شائع ہوئی ہے ۔ میں نے اس کتاب کے بعض حصے مطالعہ کئے ہیں ۔ (گو افسوس ہے کہ ابھی تک ساری کتاب بالاستیعاب نہیں دیکھ سکا) یہ کتاب خدا کے فضل سے بہت دلچسپ اور موثر انداز میں لکھی گئی ہے اور ایک ایسے موضوع پر ہے ۔ جو نہ صرف اسلام بلکہ جملہ مذاہب میں اوّل درجہ کی اہمیت رکھتا ہے ۔ یعنی یہ کہ اس دنیوی زندگی کے بعد کوئی اور زندگی بھی مقدر ہے یا نہیں ۔ اور اس دوسری زندگی کا انسان کی موجودہ زندگی سے کیا تعلق اور رابطہ ہے ۔ اور اس آخری زندگی کے دلائل اور شواہد کیا ہیں ۔

مجھے بہت خوشی ہے ۔ کہ محترم شاہ صاحب نے اس مضمون کو بڑی اچھی طرح نبھایا ہے ۔ اور کتاب کا انداز تحریر بھی بڑا دلچسپ ہے ۔ اور سبق آموز ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اخروی زندگی پر ایمان نہ لایا جائے اور انسان کی موجودہ زندگی کو ہی پہلی اور آخری چیز سمجھا جائے ۔ تو پھر یہ دنیا اور انسان کی پیدائش ایک لہو و لعب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی ۔ جس کے خلاف نہ صرف قرآن شریف بھرا پڑا ہے ۔ بلکہ عقل انسانی بھی لہو و لعب کے نظریئے کو دور سے دھکے دیتی ہے ۔

میں امید کرتا ہوں ۔ کہ ہمارے دوست نہ صرف اس مفید تصنیف کو خود مطالعہ کریں گے ۔ بلکہ غیر احمدی احباب میں بھی اسے تقسیم کر کے خصوصاً نوجوان طبقے میں پھیلا کر اس مفید کتاب کے افادے کو وسیع کرنے کی کوشش کریں گے ۔ درحقیقت اخروی زندگی کا منکر ایک دہریئے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا ۔ اور ہمارا فرض ہے ۔ کہ اس قسم کے مفید لٹریچر کو پھیلا کر مسلمانوں کو حقیقی توحید کی طرف کھینچنے کی کوشش کریں ۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کی فلاح و بہبودی اور پاکستان کی مضبوطی کا راز مضمر ہے ۔ فقط والسلام ۔ خاکسار مرزا بشیر احمدؐ ربوہ ۳۱/۱/۵۳

نوٹ :۔ کتاب مذا دفتر نشر و اشاعت ربوہ سے طلب فرمائیں ۔ قیمت کاغذ اعلیٰ فی جلد عہ درمیانہ فی جلد عہ

ہر جماعت کے وعدے بڑھنے چاہئیں

”جماعتی طور پر یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ قدم آگے بڑھے ۔ جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے ۔ اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض کو ادا کرتے ۔ تو کوئی وجہ نہیں تھی ۔ کہ موجودہ تحریک جسے دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی ۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا ۔ اگر جماعت کے ہر مرد اور عورت ۔ جوان اور بوڑھے سے وعدے لئے جائیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں ۔ کہ تحریک کے وعدے موجودہ وعدوں سے دگنے تگنے ہو جائیں ۔ اور اگر ایسا ہو جائے ۔ تو ہم اپنے کام کو بہت کچھ وسیع کر سکتے ہیں “

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا عمدہ موقع

جو دوست نظارت ہذا کی معرفت اپنے روپے کو نفع مند کام پر لگانا چاہتے ہیں ۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ ایک مرزا صاحب جائیداد اور قابل اعتماد دوست کو چند ہزار روپوں کی ضرورت ہے ۔ جس کے بدلہ میں وہ مطلوبہ رقم سے کافی زیادہ مالیت کی اراضی واقعہ سندھ رہن کر دیں گے ۔ اور مرتہن دوست کو اس زمین کے ٹھیکہ کے طور پر انشاء اللہ تعالیٰ اسی قدر نفع مل سکے گا ۔ جو انجمن کے پاس روپیہ لگانے سے ملتا ہے ۔ اور رہن کی وجہ سے صورت بھی انشاء اللہ محفوظ رہے گی ۔

پس جو احباب اس سلسلہ میں اپنا روپیہ کاروبار پر لگانا چاہتے ہوں ۔ وہ نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے خط و کتابت فرمائیں :۔ (ناظر بیت المال)

شکریۂ احباب

”امسال مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے اپنے غرباء بھائیوں کی امداد کے لئے مستعمل پارچات موصول ہوئے تھے ۔ جن کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برائے دعا پیش کی گئی تھی ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کے لئے دعا فرمائی ۔ اور جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا ہے ۔

خصوصاً الیشواز قین کمپنی کراچی ۔ جنہوں نے ۵۰ عدد نئے کمبل دے کر بروقت امداد کی ۔ اسی طرح شیخ محمد بشیر صاحب بزاز چوک وزیر خان لاہور جنہوں نے ۸ تھان کپڑا برائے قمیص و ۸ عدد نئی دھوتیاں بھجوائیں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دے “

(۱) مخدوم محمد اجمل صاحب بھیرہ
(۲) بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا
(۳) حکیم انوار حسین صاحب خانیوال
(۴) نذیر احمد صاحب کنسٹیبل ۔ شیخوپورہ
(۵) سید رسول شاہ صاحب منڈی بہاؤالدین
(۶) چوہدری محمد شریف صاحب ساکن فیروزوالہ
(۷) نصیر احمد صاحب منٹگمری
(۸) عبد الحق صاحب ناصر ”
(۹) چوہدری محمد دین صاحب لاہور
(۱۰) ملک عطاء الرحمن صاحب راولپنڈی
(۱۱) مستری عبد العزیز صاحب پوسے والہ
(۱۲) محمد موسیٰ صاحب لودھراں
(۱۳) جماعت احمدیہ پشاور بذریعہ قائد صاحب
(۱۴) ڈاکٹر عبد الحمید صاحب کراچی
(۱۵) شیخ بشارت احمد صاحب راولپنڈی
(۱۶) شیخ حبیب الرحمن صاحب اے ۔ ڈی ۔ آئی
(۱۷) ڈاکٹر محمد دین صاحب پھلروان
(۱۸) مولوی غلام رسول صاحب کوٹلی
(۱۹) صالحہ بی بی صاحبہ ۔ چاہ چگی سرگودھا
(۲۰) چوہدری علی احمد صاحب
(۲۱) غلام قادر صاحب لاہور
(۲۲) ہدایت اللہ صاحب منڈی بہاؤالدین
(۲۳) دلاور حسین صاحب چک ۹۴
(۲۴) ابرار حسین صاحب ۔ بیگم کوٹ
(۲۵) حکیم فتح محمد صاحب چک ۴۷
(۲۶) مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی
(۲۷) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کراچی
(۲۸) مولوی غلام رسول صاحب سید تنگہ
(۲۹) علی احمد صاحب انبالوی
(۳۰) سید سردار حسین صاحب ربوہ
(۳۱) فضل الٰہی صاحب بھیرہ
(۳۲) غلام حیدر صاحب چک ۱۵
(۳۳) نبی احمد صاحب رسئے پور
(۳۴) چوہدری جہان خان صاحب چک ۹ پنیار

نوٹ :۔ اگر کسی دوست کا نام درج کرنے سے رہ گیا ہو ۔ تو وہ مطلع فرمائیں ۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں برغرض دعا پیش کر دیا جائے ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تحریک جدید کے وعدے بھجوانے ضروری ہیں
ایک غلط فہمی کا ازالہ

واہ سے ایک دوست تحریر فرماتے ہیں :۔ ”یہ تحریک (یعنی تحریک جدید) چونکہ عارضی نہیں رہی اور ہمیشہ کے لئے مستقل کر دی گئی ہے ۔ اس لئے ہم اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے اس میں شامل سمجھتے ہیں ۔ اس لئے وعدہ بھجوانا ضروری خیال نہیں کرتے اور اگر وعدہ کرنا ضروری ہو ۔ تو میرا وعدہ ایک روپیہ کی زیادتی کے ساتھ -/۳۱۵ روپیہ درج کر لیں “

اپنے مقدس امام کے ارشاد کی تعمیل میں جہاں اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے تحریک جدید میں شامل سمجھنا ایک قابل تقلید نمونہ ہے ۔ وہاں ایک مخلص دوست کا نئے سال کے لئے وعدہ بھجوانا ضروری نہ سمجھنا یہ ظاہر کر رہا ہے ۔ کہ بعض دیگر مخلصین بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہوں گے ۔ پس ایسے احباب کی اطلاع کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۱۷ دسمبر ۵۲ء کا ایک اقتباس درج ذیل ہے ۔

”جیسا کہ ہر سال ہوتا ہے ۔ میں نے اس سال بھی وعدوں کی آخری تاریخ ۲۱ فروری ۵۳ء مقرر کی ہے ۔ یہ تمام وعدے ۲۱ فروری تک ہو جانے چاہئیں ۔ سوائے پاکستان کے باہر کے ملکوں کے جن کے متعلق جلد اعلان کیا جائے گا ۔ بہرحال ہر ایک احمدی کی کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ وعدے جلسہ سالانہ سے پہلے آجائیں ۔ تاکہ آئندہ سال کا بجٹ تیار کرنے میں سہولت ہو “

پس احباب کرام انفرادی اور جماعتی طور پر ہر دو لحاظ سے تحریک جدید کے وعدے جلد از جلد حسب سابق اپنے امام کے حضور پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں ۔

(قائم مقام وکیل المال اول ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۶ فروری ۱۹۵۳ء

خوراک کا معاملہ

خوراک کے متعلق کل مورخہ ۴ر فروری کو گورنر پنجاب کی جو پریس کانفرنس ہوئی ہے۔ اس کی روئیداد پبلک کے سامنے آ چکی ہے۔ اس پریس کانفرنس کی جو امتیازی بات ہے وہ یہ ہے۔ کہ خوراک کے مسئلہ کی انتہائی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے ارباب حل و عقد نے پبلک کو پورا پورا اپنے اعتماد میں لینے کی دعوت دی ہے۔ اور اپیل کی ہے۔ کہ پبلک ان سکیموں کو جو انہوں نے کمی خوراک کا مقابلہ کرنے کے لئے سوچی ہیں۔ جامۂ عمل پہنانے میں ان کی پوری پوری امداد کریں۔

چونکہ خوراک کا معاملہ ہر انسان کی اولین ضرورت سے براہِ راست تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے یہاں چھوٹے بڑے امیر غریب کا سوال ہی نہیں۔ جہاں تک ہمیں کانفرنس مذکورہ بالا کی فضاء سے محسوس ہوا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ارباب اختیار دل سے چاہتے ہیں کہ وہ ان تمام شکایات کو جو ان کے سامنے لائی جائیں۔ ہر ممکن ذریعہ سے رفع کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے پبلک کو چاہیئے۔ کہ وہ ایسی شکایات کو بلا کم و کاست ان کے نوٹس میں لائے۔

اس ضمن میں ارباب اختیار پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ جہاں وہ خوراک مہیا کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں انہیں چاہیئے۔ کہ منصفانہ تقسیم کے لئے جو مشینری انہوں نے برپا کی ہوئی ہے۔ اس کے کل پرزوں کی خرابیوں کو سختی سے دور کرنے کا انتظام بھی کریں۔ انہیں صرف قواعد اور ضوابط ہی نہیں بنانے چاہئیں۔ بلکہ یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ ان قواعد و ضوابط کی پابندی کماحقہٗ ہو رہی ہے یا نہیں۔

یہ ایک نہایت غیر معمولی اہم قومی حادثہ ہے۔ اس لئے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے نہایت غیر معمولی توجہ کی ضرورت ہے۔ ارباب اختیار اور پبلک دونوں کو اس میں یکساں طور پر غیر معمولی ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے۔ ایسے معاملے میں نفع اندوزی۔ بلیک مارکیٹ۔ ذخیرہ اندوزی وغیرہ تمام برائیاں فوری طور پر ختم ہو جانی چاہئیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جب تک ارباب اختیار اور عوام کندھے سے کندھا جوڑ کر ان برائیوں کی جڑیں اکھاڑنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ کوئی سکیم کامیاب نہیں ہو سکتی۔ خواہ وہ کتنی ہی دانشمندانہ اور مدبرانہ کیوں نہ ہو۔

خلافت راشدہ کے عہد کی باتیں تو معیاری حیثیت رکھتی ہیں۔ خلفائے راشدینؓ کے مقدس کردار کی نظیر تو آج ڈھونڈے سے ملنی مشکل ہے۔ مگر وہ لوگ بھی جن کو ہم کافر و ملحد قرار دیتے ہیں۔ آج ہمارے سامنے ایسے نمونے پیش کر رہے ہیں۔ کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ برطانیہ ہی کو لے لیجیئے۔ خوراک کے معاملے میں وہاں اب تک جنگ کے زمانہ کی سی صورت حال چلی جاتی ہے۔ اور بہت سی خوراک کی چیزیں ہیں۔ جن کا راشن مقرر ہے۔ لیکن چونکہ ان میں حب الوطنی اور قومی دیانتداری کا جذبہ خاصہ بیدار ہے۔ اس لئے وہاں دونوں طرف بہت کم شکایت ہے۔ اور تمام مشینری بغیر کسی غیر معمولی خراش کے کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔

بے شک روز کی روٹی کا سوال ہماری اولین توجہ کا مستحق ہے۔ مگر چاہیئے۔ کہ ہماری سیاسی پارٹیاں اس کو مزاحمت کا آلۂ کار نہ بنائیں۔ بلکہ سارے تفرقات الگ رکھ کر اس مسئلہ کے ایسی صورت میں حل ہونے میں ممد و معاون بنیں۔ کہ دوسرے اہم قومی معاملات اپنے اپنے مدارجِ اہمیت کے مطابق ہماری جد و جہد سے محروم و تشنہ بھی نہ رہیں۔

فرقوں کا سوال

اپنی ایک تقریر کے دوران میں مودودیوں کے امیر جماعت مودودی صاحب نے بہتّر فرقوں اور مسئلہ خلافت کے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ "رہے بہتّر فرقے تو وہ صرف علم کلام کی کتابوں کے صفحات میں پائے جاتے ہیں۔ عملاً پاکستان میں تو اس وقت تین ہی فرقے موجود ہیں۔ ایک حنفی دوسرے اہلحدیث۔ تیسرے شیعہ اور آپ کو معلوم ہے۔ کہ ان تینوں فرقوں کے علماء پہلے ہی اسلامی حکومت کے بنیادی اصولوں پر اتفاق کر چکے ہیں۔ لہٰذا اب اس اندیشے کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی ہے۔ کہ فرقوں کی موجودگی اسلامی حکومت کے قیام میں مانع ہے۔" (ترجمان القرآن جنوری ۱۹۵۳ء)

مودودی صاحب نے عملاً تین فرقے مانے ہیں۔ حالانکہ مودودی صاحب جانتے ہیں۔ کہ فی الحقیقت پاکستان میں بہتّر فرقوں سے بھی زیادہ فرقے موجود ہیں۔ پھر آپ نے فرقہ در فرقہ جو فرقوں کا لامتناہی سلسلہ چلا گیا ہے۔ اس کو بھی نظر انداز کر دیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ آپ کے خیال میں ریاست کے بنیادی اصولوں کے نقطۂ نظر سے فرقوں کی تقسیم کو کم سے کم عنوانات کے تحت لانا عملاً مفید ہے۔

آپ کے خیال میں باقی تمام فرقے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یا تو وہ اسلام میں نہیں ہیں۔ یا ان تینوں میں سے کسی ایک کے ماتحت آ سکتے ہیں۔ مثلاً جب ہم آپ سے پوچھیں۔ کہ چکڑالوی یا اہل قرآن کوئی فرقہ ہے یا نہیں۔ تو آپ یقیناً فرمائیں گے۔ کہ ایسا کوئی اسلامی فرقہ نہیں۔ یا ہم پوچھیں کہ آیا نیچری کوئی اسلامی فرقہ ہے۔ تو آپ پھر بھی انکار کریں گے۔ اسی ذیل میں مودودیوں کا فرقہ بھی آتا ہے۔ خواہ مودودی صاحب تسلیم نہ کریں۔ اور یہ کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ جو ان کی پوزیشن ہے۔ وہی ہر ایک فرقہ کی پوزیشن ہے۔ اسی طرح احمدیوں کو بھی آپ غیر اسلامی فرقہ بتائیں گے۔ اسی طرح اسی پاکستان میں کم از کم بیس پچیس فرقے ہیں۔ جن کو آپ اسلام سے باہر قرار دیں گے۔ اور فرمائیں گے۔ کہ یہ کوئی اسلامی فرقے نہیں۔ لیکن جب آپ سے اس کی وجوہات پوچھی جائیں۔ تو آپ کوئی باوثوق جواب نہیں دے سکیں گے۔ یعنی اگر یہ سوال ہو۔ کہ مثلاً حنفی کیوں اسلامی فرقہ ہے۔ اور اہل قرآن یا نیچری کیوں اسلامی فرقے نہیں۔ یا اہل حدیث کیوں اسلامی فرقہ ہے۔ اور احمدی اسلامی فرقہ کیوں نہیں۔ تو ہمیں پورا پورا یقین ہے۔ کہ مودودی صاحب کے پاس اس کا کوئی جواب موجود نہیں ہے۔ اور جو بھی وہ امتیاز بتائیں گے۔ وہ قرآن و حدیث کے رو سے غلط ہوگا۔

فرض کیجیئے کہ ہمارا یہ خیال غلط ہے۔ آپ مندرجہ بالا فرقوں کو بھی اسلامی سمجھتے ہیں۔ مگر عملاً اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں کے پیش نظر ان فرق کو بھی انہی تینوں فرقوں کی ہی شاخیں خیال کرتے ہیں۔ جس طرح وہ نقشبندیوں سہروردیوں اور بیشمار ایسے فرقوں کو صرف حنفی فرقہ کی شاخیں سمجھتے ہیں۔ یا شیعوں کے مختلف فرقوں کو شیعہ کے ہیڈ کے ماتحت لاتے ہیں۔ اسی طرح وہ دیوبندیوں اور وہابیوں میں بھی امتیاز نہیں کرتے۔ کیونکہ اس طرح شیرازہ زیادہ سے زیادہ بکھرتا چلا جائیگا۔ آپ کا مقصد یہی ہے۔ کہ کم سے کم ہیڈوں کے تحت تمام فرقوں کو شمار کر لیا جائے۔ عملاً یہی مقصد ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو پھر سوال ہے۔ کہ حنفیوں اور اہلحدیث میں کیوں امتیاز کیا جائے۔ دونوں اپنے آپ کو خالص اہل سنت سمجھتے ہیں۔ کیوں دونوں کو ایک ہی ہیڈ کے تحت اہل سنت نہ سمجھا جائے۔ اس طرح تین کی بجائے صرف دو فرقے رہ جائیں گے۔

اس کے بعد پھر سوال یہ ہے۔ کہ اگر "عملاً" کا ہی سوال ہے۔ تو شیعہ سنی کی تفریق کو بھی کیوں نہ مٹا دیا جائے۔ اور بجائے فرقہ بندی کی زبان میں طول و طویل بحث کرنے کے اسلام کے جامع لفظ کے نقطہ نظر سے کیوں نہ سوچا جائے۔ اور کیوں نہ یہ کہا جائے۔ کہ شیعہ بھی مسلمان ہیں۔ اور اہلسنت بھی مسلمان ہیں۔ اس لئے جہاں تک "عملاً" یعنی اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں کا تعلق ہے۔ اسلام میں کوئی فرقہ نہیں سب مسلمان ہیں۔ اس طرح دیکھیئے کتنی آسانی ہو جاتی ہے۔ ۳۱ یا ۳۳ علماء کو فرقہ وار جمع کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ جہاں تک ریاست کے بنیادی اصولوں کا تعلق ہے۔ عملاً صرف ایک ہی فرقہ رہ جاتا ہے۔ اور کسی کو گلہ شکوہ نہیں رہتا۔

اس طرح جو بنیادی اصول بنائے جائیں گے۔ وہ ایسے بنائے جائیں گے۔ جو اسلام کے وسیع ترین اصولوں پر مبنی ہوں گے۔ اور کسی خاص فرقہ کی تعبیر سے متاثر نہیں ہوں گے۔ یہ ایک نہایت نیچرل اور اسلامی طریق کار ہے۔ اس طرح ریاست کے نقطۂ نظر سے فرقہ داری کی مکمل نفی ہو جانے سے ایک یکسانی پیدا ہو جائے گی۔

اس کے برخلاف فرقوں کی تفریق کو جائز سمجھتے ہوئے جو مشترکہ اور متحدہ مجلس بنائی جائیگی۔ خواہ وہ تین ہی کیوں نہ ہوں۔ جو بھی فیصلہ وہ کرے گی۔ کبھی صحیح معنی میں اسلامی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ایسی صورت میں "سودا بازی" کا بہت بڑا امکان باقی رہ جاتا ہے۔ اور "اسلامی اصولوں" کے متعلق "سودا بازی" بالکل حرام ہے۔

مودودی صاحب یہ بھی باور کرانا چاہتے ہیں۔ کہ ۳۱ یا ۳۳ علماء جنہوں نے کراچی میں بیٹھ کر بنیادی اصول بنائے ہیں یا اب بنیادی اصولوں کی سفارشات میں ترامیم کی ہیں۔ یہ ان تینوں اسلامی فرقوں کا جن کا آپ نے نام لیا ہے۔ واقعی نمائندے ہیں۔ لیکن یہ سراسر فریب ہے۔ اول تو ان علماء میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے۔ جس کو کسی فرقہ نے اپنا نمائندہ منتخب کر کے اس مجلس میں بھیجا ہو۔ مثلاً شیعوں کی طرف سے مولوی کفایت حسین صاحب کو نمائندہ بتایا جاتا ہے۔ مگر کوئی شیعہ ان کی نمائندگی کی تصدیق نہیں کرتا۔ بلکہ شیعوں کی طرف سے جو سفارشات پر تنقید ہوئی ہے۔ وہ ۳۳ علماء کے فیصلے سے بالکل متضاد ہے۔ اسی طرح کئی اہلحدیث اور حنفی علماء نے بھی ان ترامیم سے اختلاف کیا ہے۔ اگر یہ مجلس تمام فرقوں کی نمائندہ ہوتی۔ تو مختلف فرقوں کے علماء الگ الگ اپنی ترامیم یا تنقید کیوں پیش کرتے

ہم جو بات عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ یہ طریق ہی غلط ہے۔ کہ مختلف فرقوں کے علماء بیٹھ کر اسلامی ریاست کے کوئی بنیادی اصول بنائیں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ یہ ایک سودا بازی کا میدان بن جائیگا۔ اصل طریق یہی ہے کہ سفارشات میں ہر ایک فرقہ اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے نقطۂ نظر سے جو چیز اس کو اپنے اعتقادات کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔ براہِ راست اپنی ایک نمائندہ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق آئین ساز اسمبلی کے سامنے پیش کر دے۔ اور آئین ساز اسمبلی ایسی تمام باتوں پر غور کر کے تمام ایسی باتیں آئین سے نکال دے جس کا کسی فرقہ پر مخالفانہ اثر پڑتا ہو۔ چنانچہ ہم عرض کرتے ہیں کہ جیسا کہ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی کمیٹی نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ بنیادی اصولوں میں یہ شق ضرور رکھنی چاہیئے۔ کہ قرآن و حدیث کی تعبیر جو ایک خاص فرقہ کرتا ہے۔ وہ دوسرے فرقوں پر نہیں ٹھونسی جائیگی۔ ہم جو بات کہنا چاہتے ہیں وہ مختصراً یہ ہے۔ کہ ریاست کے نزدیک اسلام کا صرف ایک فرقہ تسلیم کیا جائے۔ اور جو آئین بنایا جائے۔ وہ اسلام کے ایسے وسیع ترین اصولوں پر مبنی ہو۔ جو ہر فرقہ اسلام کے لئے قابل قبول ہوں۔ جو خاص کسی اسلامی فرقہ کو ہی نہیں بلکہ کسی [illegible]

شذرات

یتیم باپ کے "یتیم" بیٹے

لاہور کی ایک تازہ خبر ہے کہ مصری شاہ پولیس نے شیرانوالہ دروازہ کے باہر قدیم یتیم خانہ تبلیغ اسلام پر چھاپہ مارا۔ اور یتیم خانہ کے مینجر کے دو لڑکوں اور ایک نوکر کو حراست میں کر لیا گیا ان کے خلاف چھ لڑکوں کے اغوا کرنے اور ناجائز طور پر حراست میں رکھنے کا الزام تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزمان شہر کے کسی حصہ میں لاوارث بچوں کو ورغلا کر یتیم خانہ میں لے آتے ہیں۔ وہاں انہیں کڑی نگرانی میں رکھتے اور کسی سے ملنے نہ دیتے:

یتیم خانہ پر یہ بھی الزام ہے۔ کہ وہ مختلف کاموں کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سے بھی گرانٹ لیتے ہیں۔ یتیم خانے کے رجسٹر میں چالیس طلبا کے نام درج ہیں لیکن حقیقتاً یتیم خانہ میں صرف ۱۴ یتیم ہیں۔

ہم نے چند ہفتہ پیشتر حکومت کو یتیم خانوں کی اصلاح اور نگرانی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ آج پھر توجہ دلاتے ہیں۔ اگر حکومت اپنی ذمہ داری کا احساس کرے۔ تو اسے جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ ملک میں کئی ایسے یتیم خانے ہیں جن میں یتیموں کو نہیں پالا جاتا "یتیم" باپ کے "یتیم" بیٹے پرورش پا رہے ہیں:

احرار کی پالیسی

"آزاد" (۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء) میں ایک احراری دوست کی ایک "حقیقت افروز" نظم شائع ہوئی ہے جس کے چند اشعار یہ ہیں ؎

اجازت دی کہ ربوہ میں نیا کعبہ بسا لو تم
مصر ہو احمدیت کو اقلیت بنانے پر

اگر ایسا ہی ہو جائے تو حاصل اس سے کیا ہوگا
کہو پابندیاں عائد کرو گے ڈوب جانے پر

اقلیت رواداری کا طالب بن کے آئیگی
سپلے گی کس طرح تحریک پھر ختم نبوت کی

محمدؐ کی رسالت پہ اگر ایمان رکھتے ہو
سیاست سے الگ رہ کر اصول دین سمجھاؤ

اگر ظلمت کا اندیشہ ہے تم کو بے خطر ہو کر
جہان آدمیت میں ضیائے قرآں کی پھیلاؤ

اگر تبلیغ دیں میں رنگ ہو اخلاص کا غالب
رہے الحاد کا کوئی نہ پاکستان میں طالب

اس نظم میں احرار کے مطالبہ اقلیت کی غیر معقولیت کو لطیف انداز میں بے نقاب کیا گیا ہے۔ سچ جانئے اس کے پڑھنے کے بعد ہمیں خاص طور پر یہ خوشی ہوئی۔ کہ الحمد للہ مجلس احرار بھی ان سنجیدہ فہم لوگوں سے خالی نہیں۔ جو ملکی اور مذہبی مسائل کو حقیقت کی عینک سے دیکھ سکتے ہیں۔ اور حق بات کہنے کی جرأت رکھتے ہیں۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ دوسرے احراری لیڈر اس جذبہ کی تعریف کرتے۔ مگر افسوس انہیں یہ سنجیدہ فہمی گوارا نہ ہو سکی۔ اور انہوں نے غضبناک ہو کر اگلے دن ہی لکھ دیا۔ کہ

"(یہ نظم) نہ صرف آزاد بلکہ ہر طبقہ و خیال کے مسلمانوں کی پالیسی کے خلاف ہے آزاد اخبار میں ایسی نظم کا چھپ جانا نہایت افسوسناک ہے۔"
(آزاد ۲۰ جنوری ۱۹۵۳ء)

احراریوں کی عادت ہے کہ وہ اپنی بے راہ رویوں پر پردہ ڈالنے کے لئے مسلمانوں کو بھی اپنے ساتھ گھسیٹنے۔ اور انہیں اپنا ہم خیال بتانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مگر موجودہ صورت میں ان کا کوئی فریب کارگر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ "ضیائے قرآن" کے پھیلانے اور تبلیغ دین میں اخلاص پیدا کرنے سے (بقول چودھری افضل حق) احراری تو انکار کر سکتا ہے۔ مگر مسلمان نہیں کر سکتا۔ اور کبھی نہیں کر سکتا۔

کیا احراری کسی مسلمان کی کوئی ایک بھی ایسی تحریر بتا سکتے ہیں۔ جس نے اشاعت قرآن اور تبلیغ اسلام کو اپنی پالیسی کے خلاف بتایا ہو؟

برطانیہ کے وفادار دوست

آزاد کے نکاہات نگار لکھتے ہیں۔

جنرل بخیب کو نہ جانے یہ الہام کیسے ہو گیا ہے۔ کہ پاکستان کے مسلمان برطانیہ کے وفادار دوست ہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں نے برطانیہ کے عہد حکومت میں ان کے محکوم ہونے کے باوجود وفاداری اور دوستی کا اظہار نہیں کیا۔ تو اب اس غیر ملکی غلامی سے نجات پانے کے بعد یہ تہمت کیسے برداشت کریں گے۔" (آزاد ۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء)

شورش کاشمیری "علماء حق" کے متعلق فرماتے ہیں۔

"ہمارا دعویٰ ہے کہ آج دنیا میں علماء سے زیادہ ان پڑھ۔ جاہل۔ گنوار۔ بے عمل بلکہ بڑی حد تک منافق گروہ کوئی نہیں۔ ... جو دھوکہ مسلمان قوم اور مذہب اسلام کو ان علماء نے دیا ہے۔ اتنا کسی اور نے نہیں دیا۔ ان کے دل کینے سے معمور ہیں۔ اور ان کی زبانیں مداہنت کی آبشاریں ہیں۔ ان میں ایسے "بزرگ" بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے تمام عمر انگریز کی جوتیوں کے تلوے چاٹے اور ان کی گولیوں سے مرنے والوں پر حرام موت کی پھبتی کسی اور خود کشمیر کے تختہ ہائے لالہ و یاسمین سے گھوم آنے کے بعد غازیٔ کشمیر کہنے لگے۔" (عادل ۱۵ دسمبر ۱۹۵۲ء)

آزاد کو شکوہ ہے۔ کہ جنرل بخیب نے مسلمانوں کو انگریز کا وفادار دوست کہنے کی بجائے یہ کیوں نہیں کہا۔ کہ شہید گنج کے شہیدوں کو حرام موت کی پھبتی کسنے والے "علما" انگریز کی جوتیوں کے تلوے چاٹتے رہے تھے۔ اور آج بھی اسی کی یاد میں زندگی کے آخری لمحات گذار رہے ہیں۔

میجر جنرل نذیر کی برطرفی

آزاد (۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء) رقمطراز ہے کہ
"مولانا حافظ مشتاق احمد صاحب لدھیانوی صدر جمیعۃ خدام المشائخ نے میجر جنرل نذیر ماخوذ سازش راولپنڈی کیس کے فیصلہ پر سخت حیرت اور تعجب کا اظہار کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میجر نذیر سازش کیس میں لیڈنگ پارٹ ادا کرنے کی بناء پر وہ گہری توجہ کے مستحق ہیں۔ نہ کہ سب سے زیادہ لائق کرم کہ تا برخواست عدالت قید ملازمت سے برطرفی۔

تو ان حالات میں انہیں اور بھی زیادہ کھل کھیلنے کی دعوت دینے کے مترادف ہے۔ جبکہ دوران ملازمت میں انسان پھر کچھ نہ کچھ پابندیاں محسوس کرتا ہے۔ بہر حال اس رہائی اور ملازمت سے برطرفی کے نتائج کیا نکلتے ہیں ...... خدا پاکستان کو بچائے۔"

بالفاظ دیگر جناب حافظ صاحب کا مقصد یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ نے میجر جنرل نذیر کو ملازمت سے برطرف کر کے پاکستان کو اور خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ اور انہیں کھل کر سازشی سرگرمیاں جاری رکھنے کی کھلی چھٹی دے دی ہے۔ اگر انہیں ملازمت سے برطرف نہ کیا جاتا۔ تو وہ ملازمت کی بندشوں میں مقید ہو جاتے اور انہیں آزادی سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کی جرأت نہ ہو سکتی۔

"راولپنڈی سازش" خان لیاقت علی خاں کا تو کچھ بگاڑ نہ سکی۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ چند اچھے بھلے دماغوں پر ضرور برا اثر ڈالا ہے۔ حافظ صاحب محترم بھی شاید انہیں میں سے ایک ہیں۔ حافظ صاحب خود ہی سوچیں کہ وہ جوش جنوں میں کیا فرما گئے ہیں؟

سکھ اور مسلمان

ایک سکھ لیڈر نے کہا ہے کہ:۔

"ہندوؤں نے سکھوں سے غداری کی ہے۔ مگر ہم دونوں ایک ہی قوم اور ایک ہی نسل ہیں۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ ہمارا ساتھ دیں۔ تاکہ پاکستان کو جلد از جلد فتح کریں۔"

ایک سکھ مورخ لکھتے ہیں:۔

"۹ بیساکھ سمت ۱۷۴۲ بکرمی کو جب راجہ بھیم چند اپنے لڑکے کی برات لے کر راجہ فتح شاہ والی سری نگر کے ہاں پہنچا۔ تو گورو گوبند سنگھ نے اپنے دیوان نند چند کو ہمراہ دو سو سوار ایک بے بہا تحفہ دیکر تنبول دینے کے لئے بھیجا۔ راجہ بھیم چند کے کہنے پر راجہ فتح شاہ نے تنبول لینے سے انکار کر دیا۔ تو دیوان نند چند کو ناگوار گزرا اس نے کھاٹ اور جہیز کا کل سامان لوٹ لیا اور گورو صاحب کے پاس واپس لوٹ آیا۔ اس پر راجہ بھیم چند کٹوریہ۔ راجہ کرپال چند کٹوچیہ راجہ کیسری چند جسو والیہ راجہ سکھدال یہ سب دس ہزار فوج لیکر گورو صاحب پر حملہ آور ہوئے لڑائی شروع ہوئی تو پانچ صد اداسی سادھو جو ہمیشہ گورو صاحب کے پاس حلوا منڈا اڑاتے تھے رات کو بھاگ گئے۔"

"جب یہ خبر سید بدھو شاہ کو ہوئی۔ تو وہ اس وقت دو ہزار سوار و سپاہ لیکر فوراً گورو صاحب کی امداد کے لئے آن پہنچا۔ ان کے آتے ہی میدان خوب گرم ہو گیا۔ ہندو راجوں کو شکست ہوئی۔ اور گورو صاحب کی فتح ہوئی۔ اس لڑائی میں بدھو شاہ کا بیٹا مارا گیا۔"

آہ! وہ مسلمان جس نے سکھ گوروؤں کی حفاظت کے لئے اپنے جگر گوشے بھی ذبح کر دیئے۔ خود سکھوں کے ہاتھوں ذبح کیا جانے والا ہے۔ اور اس کی مملکت پر حملہ کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

کیا سکھ قوم اس سنگدلی اور بے رحمی کا خاموشی سے تماشہ دیکھتی رہے گی؟ یا اس کے خلاف سختی سے صدائے احتجاج بلند کرے گی؟

عزم صمیم

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

اپنے مقدس امام کی اتباع میں ہر احمدی کا یہی عزم صمیم ہونا چاہیئے۔ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے دفتر ہذا سے خط و کتابت فرمائیں۔

خاکسار مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

دستوری سفارشات سے متعلق علماء کی ترمیمات پر تبصرہ

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

(۳)

علماء کا بورڈ

دستور ساز کمیٹی نے اپنی سفارشات میں "ماہرین قانون اسلامی" کے ایک بورڈ کی سفارش بھی کی تھی۔ اس سفارش کی ہر حلقے سے مذمت ہوئی ہے۔ کیونکہ اس طرح کہلانے والے علماء اپنے آپ کو جمہور پر مسلط کرنے کی تدبیریں نکال سکتے تھے جب پاکستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک علماء کے بورڈ کے تقرر کو سخت ناپسند کیا گیا تو اس پر مودودی اخبار "کوثر" بھنا اٹھا اور اس نے جمہور کی رائے زنی پر برافروختہ ہو کر لکھا کہ:-

"در تجویز میں جو الفاظ ہیں ان میں علماء یا مولویوں کا کہیں مذکور نہیں بلکہ ماہرین قانون اسلامی کے الفاظ ہیں اور کوئی احمق ہی ان الفاظ سے مولوی مراد لے سکتا ہے"

(۱۴ر جنوری ۱۹۵۳ء)

اس مضطربانہ صراحت کی سیاہی بھی خشک نہ ہوئی تھی کہ کراچی میں ۳۳ علماء نے جناب مودودی صاحب کی معیت میں اعلان کر دیا کہ:-

"پیراگراف ۴-۵-۶ اور ۸-۱۰ میں قرآن و سنت کے خلاف قانون سازی کی روک تھام کیلئے علماء کے ایک بورڈ کے قیام کی جو صورت پیش کی گئی ہے وہ نہ کسی لحاظ سے معقول ہے اور نہ اس طرح کی قانون سازی کو روکنے کے لئے مؤثر ہو سکتی ہے" (کوثر ۲۵ جنوری)

ہم تو نہیں کہہ سکتے مگر مولانا نصر اللہ خاں عزیز ایڈیٹر کوثر فرمائیں کہ ان کی مذکورہ بالا صراحت کی روشنی میں یہ ۳۳ علماء "احمق" قرار پاتے ہیں یا نہیں؟ جب تجویز میں کوئی ایسا لفظ ہی نہیں جس سے "علماء کے بورڈ" کے تقرر کی صورت پیدا ہو تو ہوا کا یہ علماء خواہ مخواہ اسے غیر معقول اور غیر مؤثر قرار دے رہے ہیں۔ مدیر کوثر ان علماء کو "احمق" کہیں یا کچھ اور مگر اتنا تو ظاہر ہے کہ یہ حضرات "پیراگراف ۴-۵-۶ اور ۸ سے اپنے آپ کو ہی مراد لے رہے ہیں شاعر کہتا ہے ؎

اذا القوم قالوا من فتی خلت اننی
عنیت فلم اکسل ولم اتبلّد

۳۳ علماء کو تو ان دفعات میں "علماء کا بورڈ" نظر آتا ہے مگر مدیر کوثر اسے "حماقت" سمجھتے ہیں۔ علماء کو صرف یہ اعتراض ہے کہ علماء کا یہ بورڈ مؤثر نہیں اسے مؤثر بنایا جائے؟ اجتماع کراچی کے علماء کی اکثریت علماء کے مؤثر بورڈ کے لئے بایں الفاظ "اول تجویز" پیش کرتی ہے کہ:-

"پیراگراف ۱۳ کے تحت مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کے خلاف جو دستوری اعتراضات یا تعبیر دستور کے مسائل پیدا ہوں۔ ان کا فیصلہ کرنے کیلئے سپریم کورٹ میں پانچ علماء مقرر کئے جائیں گے جو سپریم کورٹ کے کسی ایسے جج کے ساتھ جسے امیر مملکت تدین و تقویٰ اور واقفیت علوم و قوانین اسلامی کے پیش نظر اس مقصد کیلئے نامزد کرے گا کر اس امر کا فیصلہ کریں گے کہ قانون کتاب و سنت کے مطابق ہے یا نہیں"۔

اکثریت علماء کی اس تجویز کو مولانا ابوالحسنات۔ مولانا عبد الحامد بدایونی اور مفتی محمد صاحبداد نے "بے کار اور بے معنی" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"ہمیں علماء کے اجتماع کی اس تجویز سے کہ کتاب و سنت کی تعبیر کا فیصلہ کرتے کے لئے سپریم کورٹ کے ساتھ علماء منسلک ہوں بجالت موجودہ اختلاف ہے۔ اس لئے کہ علماء کا محض کتاب و سنت کی تعبیر و معانی جاننے کے لئے سپریم کورٹ کے ججوں کے ساتھ منسلک ہونا بے کار و بے معنی ہے"

(کوثر ۲۵ جنوری)

یہ تین علماء اکثریت کی تجویز کو غلط قرار دے کر اپنی تجویز یوں بیان فرماتے ہیں:-

"ایسی صورت میں جبکہ مجلس مقننہ میں کتاب و سنت کی تعریف و تعبیر پہ اعتراض ہو تو ضروری ہوگا کہ یہ سوال ماہرین قانون اسلامی۔ علماء پاکستان کے بورڈ کے پاس بھیجا جائے۔ یہ بورڈ اپنا جو فیصلہ صادر کرے مجلس مقننہ اس کی پابند ہوگی"

گویا ان حضرات کو جو ۳۰ کے مقابلہ میں ۳ علماء ہیں یہ حق ہے کہ ۳۰ علماء کی تجویز کو "بے معنی" بتلا کر رد کر دیں۔ لیکن ان تین مولویوں کے مجوزہ بورڈ کے فیصلہ سے مجلس مقننہ کو سر مو انحراف کرنے کا حق نہ ہوگا۔ ایں چہ بوالعجبی است۔ اب سوال یہ ہے کہ علماء کے بورڈ کے بارے میں مذکورہ بالا دو تجویزوں میں سے کونسی تجویز بے معنی ہے اور کونسی بامعنی؟ میرا خیال ہے کہ دستور پاکستان کے فیصلہ کے لئے تو علماء کا بورڈ بنانا ہی بے معنی ہے۔ فی الحال فوری طور پر علماء صاحبان ہوس پوری کرنے کے لئے علماء کا ایک بورڈ مقرر کر کے یہ فیصلہ تو کرا دیں کہ اکابر علماء کی مندرجہ بالا دونوں تجویزوں میں سے کونسی تجویز بامعنی ہے۔ تا دستور ساز مجلس اس پر غور کرے اور کونسی بے معنی ہے تا مجلس مقننہ اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دے چونکہ موجودہ ۳۳ اکابر علماء تو اس اختلاف کو حل نہیں کر سکے بلکہ خود دو پارٹیوں میں منقسم ہو گئے ہیں اس لئے ہمارا مجوزہ بورڈ بہرحال ان علماء کے علاوہ دوسرے اکابر علماء پر مشتمل ہونا چاہئے۔ البتہ اس جگہ یہ خطرہ ضرور ہے کہ علماء کا وہ بورڈ کہیں ان دونوں تجویزوں کو ہی "بے کار اور بے معنی" قرار نہ دے دے اور وہ عقلمند مفکرین کی طرح یہ نہ کہہ دے کہ علماء کا بورڈ بنانا ہی غیر معقول ہے۔ اس کے مؤثر یا غیر مؤثر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیا علماء کے گروہ کو ہماری اس تجویز سے اتفاق ہے؟

علماء کے بورڈ کی تشکیل کا طریقہ

علماء کے اول الذکر گروہ نے سپریم کورٹ کے متدین اور علوم و قوانین اسلامی کے واقف جج کے ساتھ "پانچ علماء" لازمی قرار دے کر ان کے انتخاب کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ:-

"اس منصب کے لئے صرف ایسے ہی علماء اہل ہوں گے جو (الف) کسی دینی ادارے میں کم از کم دس سال تک مفتی کی حیثیت سے کام کرتے رہے ہوں۔ یا (ب) کسی علاقے میں کم از کم دس سال تک مرجع فتوی رہے ہوں یا (ج) کسی باقاعدہ محکمہ قضاء شرعی میں کم از کم دس سال تک قاضی کی حیثیت سے کام کر چکے ہوں یا (د) کسی دینی درسگاہ میں کم از کم دس سال تک تفسیر حدیث یا فقہ کا درس دیتے رہے ہوں"

علماء کے مؤخر الذکر گروہ یعنی تین صاحبان نے تشکیل بورڈ کا طریق یوں بتلایا ہے کہ:-

"حکومت پاکستان علماء کی ان مذہبی جماعتوں سے جو مرکزی اور صوبجاتی حیثیت سے قیام پاکستان کے بعد سے کام کر رہی ہیں اور جن کا نظام اس وقت باقاعدہ قائم ہے۔ ان سے علماء پاکستان کے نام طلب کرے اور امیر مملکت ان کا اعلان کر دے"

پہلے طریق میں بھی بے شمار الجھنیں ہیں۔ دینی ادارے کی کوئی تشریح نہیں مفتی کی علمی قابلیت کا کوئی معیار مذکور نہیں۔ دس سال کی حدبندی کی حکمت ذکر نہیں کی گئی "علاقے" کی کوئی تعیین نہیں۔ مرجع فتوی ہونے کا مفہوم غیر واضح ہے "باقاعدہ محکمہ قضاء شرعی" سے کیسے محکمے اور کس فرقے کے مراد ہیں اور ان کی باقاعدگی کا کیا مطلب ہے۔ دینی درسگاہ کی کیا تعریف ہے تفسیر حدیث یا فقہ میں تقابل کیسا ہے کس درجہ میں یہ درس قابل اعتناء ہوگا اور پھر سب سے بڑھ کر یہ حل طلب سوال ہے کہ صدہا علماء میں سے پانچ کا انتخاب کون کرے گا اور کن اصولوں کی بناء پر کریگا۔ مسلمانوں کے بہتر تہتر فرقوں میں سے کس کس کے علماء سے یہ بورڈ مشتمل ہوگا۔ ایک فرقے کے علماء کو دوسرے فرقے کے علماء پر ترجیح کس وجہ سے دی جائیگی پھر ان پانچ علماء کے انتخاب کو غلط قرار دینے والوں کی شکایات کا ازالہ کون اور کیونکر کرے گا

الغرض علماء کا بورڈ کیا ہے ایک دلدل ہے جس پر جتنا غور کریں اتنا ہی دماغ پریشان ہوتا جائیگا۔ یہ تو تینتیس ۳۳ علماء کے پیش کردہ طریقہ تشکیل کا حال ہے تین اختلافی علماء نے اور بھی کمال کر دیا ہے۔ انہوں نے نہ مذہبی جماعتوں کی تعیین کی ہے اور نہ ہی "کام کر رہی ہیں" سے پتہ لگتا ہے کہ وہ کیا کام کر رہی ہیں۔ کیونکہ اگر "کام" سے مراد تکفیر بازی ہے تو مولویوں کی کونسی جماعت ہے جو یہ کام نہیں کر رہی۔ پھر ان صاحبان نے یہ بھی نہیں بتایا کہ علماء کی جماعتوں کے باقاعدہ نظام سے کیا مراد ہے؟ ان جماعتوں سے "علماء پاکستان" کے نام طلب کرنے کا کیا مطلب ہے کیا ان میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو "علماء پاکستان" کے زمرہ سے باہر ہیں۔ "علماء" کا کوئی معیار متعین نہیں کیا گیا۔ آخری حصہ کہ علماء کی جماعتوں کے بتائے ہوئے ناموں کا امیر مملکت اعلان کر دے سب سے حیرت انگیز ہے۔ بھلا اس تکلف کی کیا ضرورت ہے۔ جب امیر مملکت کو ان ناموں میں سے انتخاب کرنے یا ان میں سے کسی کو رد کرنے کا اختیار نہیں تو پھر وہ جماعتیں ہی کیوں "علماء پاکستان" کا اعلان نہ فرما دیں۔ پھر بھی تو سوچئے کہ یہ "علماء پاکستان" تعداد میں کتنے ہوں گے۔ اگر تمام "علماء پاکستان" کا جم غفیر جمع کر دیا گیا تو اس سے جمہور کس خیر کی توقع رکھتے ہیں اور اگر بعض کو بعض پر ترجیح دی گئی تو کیوں اور کن اصولوں کی بناء پر ہوگی؟

اس سارے گورکھ دھندے پر ہمارا تبصرہ تو یہ ہے کہ جمہور اور علماء کا اسی میں فائدہ ہے کہ علماء کے بورڈ کے معاملے کو گہرے گڑھے میں دفنا دیا جائے ؎

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

جن علماء کو زعم ہے کہ وہ مسلمانوں میں مسند اقتدار پر بیٹھ کر ان کی لیڈری کرنا چاہتے ہیں۔ وہ صحیح طریق سے انتخاب نمائندگان میں مقابلہ پر آئیں۔ انہیں یہ بھی پتہ لگ جائے گا کہ وہ کتنے پانی میں ہیں اور وہ مجلس مقننہ میں اپنی تفرقہ انگیزی کے جوہر دکھا کر قوم پر اپنی ضرورت اور اہمیت بھی واضح کر سکیں گے۔ نمائندہ جمہوریہ بنے بغیر محض علماء کہلانے سے انہیں قانون سازی کا حق نہیں مل سکتا۔ مدیر کوثر بھی لکھ چکے ہیں کہ:-

"ہم قانون سازی کو علماء کا حق تسلیم نہیں کر سکتے"

(۱۴ر جنوری ۱۹۵۳ء) (باقی)

درخواست دعا:- میرے خاوند نصیر احمد صاحب (ابن قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی) راولپنڈی میں شدید بیمار ہیں اور بیماری پیچیدہ صورت اختیار کر گئی ہے احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں (صفیہ بیگم از راولپنڈی)

مولوی ظفر علی صاحب "زمیندار" کے جوبلی نمبر میں

مکرم خواجہ غلام نبی صاحب از کھاریاں

"زمیندار" اخبار جو احمدیت کے خلاف ہر کذب بیانی اور دروغگوئی کی اشاعت اپنا فرض سمجھتا اور ہر افتراء پردازی کو اچھالنا ضروری خیال کرتا ہے۔ اس کے حال کے جوبلی نمبر میں مجھے صرف ایک آدھ مضمون میں احمدیت کے خلاف صریح کذب بیانی اور شرمناک نیش زنی نظر آئی۔ جو نہایت بھونڈے انداز میں کی گئی ہے۔ حالانکہ مولوی ظفر علی صاحب کی ساری اخباری زندگی احمدیت کے خلاف زور آزمائی میں گذری اور انہوں نے ایڑی سے کر چوٹی تک کا زور صرف کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اگر ان کے حامیوں اور ہم خیالوں کے نزدیک ایک ذرہ بھر بھی انہیں اس میں کامیابی ہوئی ہوتی تو وہ اسے حد سے زیادہ بڑھا چڑھا کر جوبلی نمبر میں پیش کرتے اور زمین و آسمان کے قلابے ملا دینے کی کوشش کرتے لیکن چونکہ نتیجہ وہی ہوا۔ جو ہونا چاہیئے تھا کہ ہر قدم پر انہیں ناکامی و نامرادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ اور وہ خائب و خاسر رہے۔ اس لئے لکھنے والوں نے اس پہلو سے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔ اور جوبلی نمبر نے واضح کر دیا کہ مولوی ظفر علی صاحب کی زندگی میں ہی احمدیت کے مقابلہ میں ان کی عبرتناک ناکامی و نامرادی کا اعتراف کر لیا گیا۔ اور وہ لوگ خاموش ہو گئے۔ جو ان کی سراسر خلاف اسلام حرکات پر واہ وا کہتے اور ننگ اسلام تحریروں پر سر دھنا کرتے تھے۔

اب اگر "زمیندار" والوں کو کسی بات کا گھمنڈ ہے۔ تو صرف اس کا۔ کہ

"آج "زمیندار" کے وارے نیارے ہیں وہ لاکھوں میں کھیلتا ہے۔ اس کے خزانہ میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے"

(جوبلی نمبر صلا)

نیز یہ کہ "قادیان کے مسیح موعود کی مخلصانہ بددعاؤں کے باوجود "زمیندار" دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے"۔

حالانکہ یہ چند روز کی بات ہے "زمیندار" سے بہت بڑھ چڑھ کر مال و منال رکھنے والے حق کا مقابلہ کرتے ہوئے نسیاً منسیاً ہو گئے۔ اور خدائے قدوس کا ازلی و ابدی قانون لاغلبن انا و رسلی پکار پکار کر ان کا انجام بتا رہا ہے۔ خود "زمیندار" کئی بار اس کا نظارہ دیکھ چکا ہے۔ اور اب بھی وہ خدا کی گرفت سے باہر نہیں ہو سکتا۔

مگر اس امر کو وقت کے حوالے کرتے ہوئے دیکھنا یہ چاہیئے کہ مولوی ظفر علی صاحب نے احمدیت کے خلاف اپنا سارا زور صرف کر دینے اور "زمیندار" کے ابھی تک چیختے چلاتے رہنے کا نتیجہ کیا ہوا۔

کیا احمدیت کا کچھ بگڑ گیا۔ کیا احمدیت کی اشاعت رک گئی۔ کیا احمدیت میں داخل ہونے والے بند ہو گئے احمدیت خدا کے فضل و کرم سے روز بروز بڑھ رہی اور ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ حق کے پیاسے دور و نزدیک سے آ آ کر اس روحانی چشمہ سے سیراب ہو رہے ہیں۔ اور خدائے دو جہاں احمدیت کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی دے رہا ہے۔ اس کے لئے ہم سے نہ سنیئے خود مولوی ظفر علی صاحب سے پوچھئے جو بستر ناکامی و نامرادی پر پڑے بڑی حسرت اور اضطراب کے عالم میں کہہ رہے ہیں اور جب تک وہ دنیا میں موجود ہیں کہتے رہیں گے کہ

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ۔ وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ (نعوذباللہ) پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں۔ یہ (احمدیت) ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں ہیں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں"۔

(زمیندار ۹ ر اکتوبر ۱۹۳۳ء)

یہ آج سے قریباً بیس سال پہلے کی تحریر ہے جو مولوی ظفر علی صاحب نے احمدیت کی بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھ کر بڑی حسرت اور حیرت میں غلطاں اور پیچاں ہو کر لکھی اور "زمیندار" میں بقلم خود شائع کی اور اپنے دستخط کے ساتھ شائع کی۔ تا کسی کو اس کے صحیح ہونے اور مولوی صاحب کے قلم سے نکلے ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہے۔ کیا آج "زمیندار" اس کو مٹا سکتا ہے یا اس کے لفظ لفظ کے صحیح ہونے سے انکار کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ تا قیامت اسے کوئی مٹا نہیں سکتا۔ اور یہ مختصر سے الفاظ میں ایک ایسی تحریر ہے۔ جسے قضا و قدر نے مولوی ظفر علی صاحب کو لکھنے اور شائع کرنے پر مجبور کیا۔ مولوی صاحب ختم ہو سکتے ہیں۔ مگر ان کی لکھی ہوئی یہ شہادت نہیں ختم ہو سکتی۔ جب بھی کوئی ان کا نام لے گا۔ اور ان کی احمدیت کے خلاف زور آزمائیوں کا ذکر کرے گا۔ جھٹ یہ شہادت سامنے آ جائیگی۔ اور ان کا حسرتناک انجام پیش کر دے گی۔

"زمیندار" کو اپنے مال کے شور و فتنہ پر بڑا ناز ہے چنانچہ لکھا ہے:-

"آج زمیندار کا جوش جہاد پورے جوبن پر ہے"

(جوبلی نمبر صلا)

اگرچہ اس وقت مولوی ظفر علی صاحب کو خدا تعالے نے "زمیندار" میں کچھ لکھنے سے محروم کر دیا لیکن اس حالت میں بھی وہ اپنی اس بے چینی اور اضطراب کو چھپا نہ سکے۔ جو ہر وقت انگاروں پر انہیں لوٹاتے رکھتا ہے۔ وہ جب اس قسم کے فقرے "زمیندار" میں سنتے کہ "مرزائیت ختم ہو گئی" "مرزائیت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی" "اب کوئی مرزائیت کا نام لیوا باقی نہیں رہے گا" اور اس طرح "زمیندار" کا "جوش جہاد" پورے جوبن پر دیکھتے تو بے اختیار ہو کر کہہ ہی اٹھے۔ کہ

"مرزائی نو ہا ثابت ہو رہے ہیں۔ وہ پہلے سے زیادہ منظم اور ہوشیار ہو رہے ہیں" (زمیندار ۲۹ر اگست ۱۹۵۲ء)

مولوی صاحب کا یہ اعلان کوئی دیر کا نہیں گذشتہ سال ہی انہوں نے زمیندار میں شائع کیا۔ گویا اسے ان کی آخری تحریر سمجھنا چاہیئے۔ اور مان لینا چاہیئے کہ مولوی صاحب نے جہاں اس وقت "زمیندار" کے "جوش جہاد" کے جوبن کی حقیقت ظاہر کر دی وہاں یہ بھی بتا دیا کہ احمدیت پہلے سے بھی زیادہ مضبوط اور توانا ہو چکی ہے۔ اور احمدی پہلے سے بھی بہت زیادہ منظم اور ہوشیار ہو گئے ہیں۔ ان کو ختم کر دینے کے اعلان کرنے والے جھوٹے ہیں اور وہ جھوٹ بول بول کر لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں ہاں بقول ظفر علی صاحب چونکہ دنیا چھوڑی نہیں جاتی اور دال دلیا ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اسلئے روٹی بھی کھائیے کسی طور مچھندر" کے مصداق احمدیت کی مخالفت ضروری ہے۔

کیا آپ اپنا فرض ادا نہیں کرینگے؟

"افریقہ کے بعض حصوں میں گاؤں کے گاؤں مسلمان ہو چکے ہیں" یہ اس خبر کا عنوان ہے۔ جو ۵ر فروری کے اخبار میں مشہور خبر رساں ایجنسی سٹار کے حوالہ سے شائع ہوئی ہے۔ اللہ تعالے نے اشاعت اسلام کی ایک رو اس ملک میں چلا دی ہے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ اس موقع کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اور اس ملک میں اپنی تبلیغی جدوجہد کی رفتار کو پہلے سے بھی تیز تر کر دیں۔ اور کثرت سے اسلامی لٹریچر وہاں بھجوائیں۔ کیا آپ نے اس اہم فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائی ہے؟

مہربانی فرما کر اندک و بسیار سے قطع نظر آج ہی کچھ نہ کچھ رقم "اشاعت لٹریچر تحریک" کی مد میں محاسب صاحب کو ربوہ بھجوا دیں۔

(انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ)

چندہ جامعہ نصرت ربوہ

اللہ تعالے کا فضل اور احسان ہے کہ ڈیڑھ سال سے ربوہ میں لڑکیوں کی اعلےٰ تعلیم کے لئے کالج کھل چکا ہے۔ عمارت زیر تعمیر ہے۔ اور عمارت کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت اور لجنات اماء اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس چندہ میں حصہ لیں۔ یہ چندہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ بمد "امانت تعمیر جامعہ نصرت" یا ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ کے نام ارسال کریں۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

ملتان میں احمدیہ کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کا قیام

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ملتان کے احمدی طالبعلموں کی تنظیم اور ان میں دینی ذوق و شوق کے مادہ کو اجاگر کرنے کے لئے احمدیہ کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مکرم امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کی زیر صدارت ایک اجلاس میں مندرجہ بالا ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالی گئی۔ یہ اجلاس مورخہ ۳۰ر جنوری بعد از نماز جمعہ منعقد ہوا۔ اور اس میں پریذیڈنٹ اور جنرل سیکرٹری کا انتخاب کیا گیا۔

بعد ازاں دوسرا اجلاس مورخہ ۳ر فروری کو ایمرسن کالج میں منعقد ہوا جس میں دیگر عہدیداران منتخب کئے گئے۔

جملہ عہدیداران کے اسمائے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) پریذیڈنٹ:۔ چوہدری عبد الحفیظ فورتھ ایئر ایمرسن کالج ملتان
(۲) جنرل سیکرٹری:۔ چوہدری عبد الحمید صاحب تھرڈ ایئر " "
(۳) سیکرٹری مال:۔ چوہدری مطیع اللہ صاحب سیکنڈ ایئر ایمرسن کالج ملتان
(۴) جائنٹ سیکرٹری:۔ مکرم ظفر احمد صاحب تھرڈ ایئر " "

احباب جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالے عہدیداران کو اپنے فرائض کی پوری پوری ادائیگی کی توفیق بخشے نیز یہ ایسوسی ایشن اپنے مقصد کی تکمیل میں کامیاب ثابت ہو۔ آمین

(خاکسار چوہدری عبد الحفیظ چوک بازار ملتان)

ضرورت ہے

(۱) سیکرٹری صاحب پاکستان ریلوے سروس کمیشن لاہور نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ہیڈکوارٹر دفتر میں کام کرنے کے لئے ۱۳۸ کلرکوں کی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے درخواستیں طلب فرمائی ہیں۔ مزید ۱۵۰ امیدواروں کے نام ویٹنگ لسٹ پر رکھے جائیں گے۔

امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہو۔ اور ٹائپ کی رفتار تیس ۳۰ الفاظ فی منٹ ہو۔ بی۔ اے یا ایف۔ اے کے لئے ٹائپ کی کوئی شرط نہیں۔ عمر کم از کم اٹھارہ ۱۸ سال اور زیادہ سے زیادہ پچیس ۲۵ سال ۲/۲۵ ۵۳ تک ہونی چاہیئے۔

تنخواہ کا سکیل ۱۲۵-۵-EB۰-۱۰۰-۴-۶۰ ہوگا اور الاؤنسز اس کے علاوہ ہوں گے۔

درخواستیں معہ نقول اسناد سیکرٹری صاحب پاکستان ریلوے سروس کمیشن ۱۴۳ جی ٹی روڈ لاہور کے پتہ پر متعلقہ دفتر روزگار کے ذریعہ ریلوے کے مجوزہ فارموں پر جو بڑے سٹیشنوں ایک روپیہ میں مل سکتے ہیں مورخہ ۲/۲۵ ۵۳ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(۲) سیکرٹری صاحب پاکستان ریلوے سروس کمیشن ۱۴۳ جی۔ ٹی روڈ لاہور نے دفاتر ہیڈکوارٹرز ریلوے میں کام کرنے کے لئے 13 Draftsman کی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے درخواستیں طلب فرمائی ہیں (علاوہ اس کے ۳۰ آدمیوں کے نام ویٹنگ لسٹ پر رکھے جائیں گے)

امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ اس کے پاس پنجاب کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کا بی کلاس سرٹیفکیٹ ہو یا رسالپور سول انجینئرنگ کالج رڑکی کا ڈرافٹسمین کا سرٹیفکیٹ ہو۔ یا گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول یا اس کے برابر کا کوئی سرٹیفکیٹ اس کے پاس ہو۔ اور دوسرے میٹرک تک تعلیم یافتہ ہو۔ عمر کم از کم اٹھارہ ۱۸ سال اور زیادہ سے زیادہ ۲۵ سال مورخہ ۲/۲۵ ۵۳ تک ہو۔

تنخواہ کا سکیل ۸۰-۳-۶۰ ہوگا۔ مہنگائی الاؤنسز اس کے علاوہ ہوں گے۔ درخواستیں معہ نقول اسناد متعلقہ دفاتر روزگار کے ذریعہ ریلوے کے مجوزہ فارموں پر جو بڑے اسٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتے ہیں مورخہ ۲/۲۵ ۵۳ تک سیکرٹری صاحب کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

(۳) سیکرٹری صاحب پاکستان ریلوے سروس کمیشن ۱۴۳ جی۔ ٹی۔ روڈ لاہور نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی

Sarvey and construction Branch

میں کام کرنے کے لئے پانچ عارضی ڈسپنسروں کی آسامیوں کے لئے درخواستیں طلب فرمائی ہیں۔

امیدوار احباب کیلئے ضروری ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کا ٹریننڈ ڈسپنسر ہو۔ پنشنر احباب بشرطیکہ ان کی صحت اچھی ہو لئے جا سکتے ہیں عمر کی کوئی قید نہیں۔

تنخواہ کا سکیل ۱۲۵-۵-EB-۱۰-۴-۶۰ ہوگا۔ مہنگائی الاؤنس اور دیگر الاؤنسز اس کے علاوہ ہوں گے۔ امیدواران کی طرف سے درخواستیں سیکرٹری صاحب کے پاس بوساطت دفتر روزگار (متعلقہ) ریلوے کے مجوزہ فارموں پر جو بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتے ہیں معہ نقول اسناد مورخہ ۲/۲۲ ۵۳ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اعلان

کل کے اخبار میں اعلان کیا گیا تھا کہ عہدیداران جماعت احمدیہ لاہور کا ایک اجلاس ۲/۶ ۵۳ کو بعد نماز جمعہ مسجد میں منعقد ہوگا جس میں مرکز کے نمائندگان شرکت فرمائیں گے۔ لیکن مکرم حافظ عبدالسلام صاحب کالا کا زیادہ بیمار ہو گیا ہے (احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں) جس کی وجہ سے وہ تشریف نہ لا سکیں گے اس لئے اب یہ اجلاس انشاء اللہ تعالیٰ ۲/۱۳ ۵۳ کو منعقد ہو سکے گا۔ عہدیداران نوٹ فرمائیں۔

ناظم دفتر مرکزی جماعت احمدیہ لاہور

درخواستہائے دعا

— میری بیوی تاحال زیر علاج ہے۔ اپریشن ابھی نہیں ہوا۔ کمزوری بہت ہے۔ جملہ احباب سے نہایت درد مندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (محمد اعظم بوتالوی جسونت بلڈنگ لاہور)

— اس سال میرے بچے مختلف امتحانات دے رہے ہیں۔ احباب ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ قاضی محمد ابراہیم احمدی اول مدرس پرائمری سکول کھرودیاں ضلع سیالکوٹ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۶/۱ ۵۳ بروز سوموار مسمی محمد افضل احمدی ولد محمد حیات سکنہ فیجا طاہر کا نکاح امۃ اللہ بیگم بنت میاں محمد دین سکنہ ڈنگہ کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر بابو اسلام الدین صاحب احمدی نے بمقام ڈنگہ پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔

(احمد دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈنگہ ضلع گجرات)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف ہمیں انجیل کی طرح یہ حکم نہیں دیتا۔ کہ خواہ مخواہ مار کھاتے رہو۔ ہماری شریعت کا یہ حکم ہے۔ کہ موقعہ دیکھو اگر نرمی کی ضرورت ہے خاک سے مل جاؤ۔ اگر سختی کی ضرورت ہے سختی کرو۔ جہاں عفو سے صلاحیت پیدا ہوتی ہو۔ وہاں عفو سے کام لو۔ نیک اور باحیا خدمتگار اگر قصور کرے تو بخش دو۔ مگر بعض ایسے خبیث طبع ہوتے ہیں کہ ایک دن بخشو۔ تو دوسرے دن دگنا بگاڑ کرتے ہیں۔ وہاں سزا ضروری ہے" - ڈائری ۲۰ جولائی ۱۹۰۱ء (نظارت تعلیم و تربیت)

غیر ملکی فوجوں کے اخراج سے ہی مشرق وسطیٰ کو اشتراکیت سے محفوظ کیا جاسکتا ہے

قاہرہ ۵ فروری۔ وزیر اعظم مصر جنرل محمد نجیب کا بیان ہے کہ روس اسی وقت تک مشرق وسطیٰ میں دلچسپی لے رہا ہے۔ جب تک کہ بعض مغربی طاقتوں کی فوجیں اس علاقے کے بعض ملکوں پر قابض ہیں۔ آپ نے انٹرنیشنل نیوز سروس کو بیان دیتے ہوئے بتایا کہ ان غیر ملکی فوجوں کے اخراج سے ہی روس کی طرف سے ان ملکوں کو محفوظ رہنے کی ضمانت مل سکتی ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ مصر اشتراکیت کے نشوونما کے لئے زرخیز سرزمین نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی مذہبی روایات اور تمدنی اصول اشتراکیت کے خلاف ہیں۔

جنرل نجیب سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا برطانوی فوجوں کے نکل جانے کے بعد مصر امریکہ سے تعاون کریگا۔ اس کے جواب میں آپ نے بتایا کہ آزاد اور متحد مصر اپنی حفاظت خود کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ مصر امریکی سرمائے کو قبول کرنے کو تیار ہے اور ہمارے سیاسی استحکام کے اصول اس سرمائے کے لئے کافی ضمانت ہیں۔ (اسٹار)

مسئلہ کشمیر کا ثالثی کے ذریعے فوراً فیصلہ ہو جانا چاہئیے

دمشق ۵ فروری۔ قضیۂ کشمیر کے متعلق اپنے ایک شذرہ میں دمشق کے روزنامہ "الفیحاء" نے بھارت اور پاکستان سے اپیل کی ہے کہ اس تنازعہ کو ثالثی کے ذریعے طے کرالیا جائے اور دونوں حکومتوں پر زور دیا ہے کہ اس مسئلہ کو زیادہ دیر تک معلق نہ رکھا جائے۔ اخبار مذکور رقمطراز ہے کہ دونوں مملکتوں کے درمیان خواہ مخاصمت کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہونا چاہئیے کہ وہ جنگ پر اتر آئیں۔ کیونکہ ثالثی اور گفت وشنید کے ذریعے سے پرامن سمجھوتہ کیا جاسکتا ہے۔ اور ہم اہل مشرق کو اس مسئلہ کے باعث بہت تشویش لاحق ہے۔

ان دو عظیم قوموں کو چاہئیے کہ اپنے اندرونی اختلافات کو ختم کرکے مشرق کو آزادی اور روشن خیالی کی شاہراہ پر رہنمائی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ (اسٹار)

حیدر آباد میں خودکشی کی متعدد وارداتیں

حیدر آباد (سندھ) ۵ فروری۔ حیدر آباد میں خودکشی کے واقعات وبائی صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ گذشتہ چند ماہ کے اندر خودکشی کرنے یا اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی ناکام کوششوں کی تقریباً ایک درجن وارداتیں شہر میں رونما ہو چکی ہیں۔

حال ہی میں مقامی پولیس نے کاٹھیاواڑ کے ایک تاجر کو اقدام خودکشی کے جرم میں گرفتار کیا ہے پولیس کے استفسار پر اس نے بتایا کہ میں زندگی کے مصائب وآلام کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اسلئے میں نے اپنی زندگی ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ (اسٹار)

حیدر آباد کے لئے نئی صنعتیں

۲۵ لاکھ روپے کا منصوبہ

حیدر آباد (سندھ) ۵ فروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ نے ۱۲۰۰ ایکڑ کے رقبہ میں انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹ کی ترقی پر ۲۵ لاکھ روپے کی لاگت کا ایک منصوبہ مرتب کیا ہے

اس اسٹیٹ میں ۳۰۰ چھوٹی بڑی صنعتیں قائم کی جائیں گی۔ کپڑے کی چار ملوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک سیمنٹ فیکٹری، ایک پائپ فیکٹری۔ ایک برقی بلب بنانے والے کارخانے اور متعدد دیگر چھوٹی صنعتوں کے لئے قطعات اراضی مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔

کپڑے کے ایک کارخانے کی عمارت مکمل ہو چکی ہے اور باقی عمارتوں پر کام شروع کر دیا گیا ہے (اسٹار)

مصر میں پارلیمنٹ کی جگہ ایک انقلابی کونسل قانون سازی کا کام کریگی

قاہرہ ۵ فروری۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تین سال کے عبوری دور میں پارلیمنٹ کی جگہ ایک انقلابی کونسل ۱۳ فوجی افسروں پر مشتمل قانون سازی کا کام کرے گی۔ نئے قوانین تحریک کے لیڈر وزیر اعظم جنرل محمد نجیب کے نام سے جاری ہوں گے۔ مگر کونسل کی منظوری کے بعد ہی انہیں نافذ العمل تصور کیا جائے گا۔ اس کونسل کو اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وزراء سے جواب طلبی کرے۔ اور انہیں برطرف بھی کر سکے۔ کونسل اور وزیر اعظم کے اختیارات کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی عارضی دستور بھی مرتب کرے گی۔ ایک اور کمیٹی مستقل دستور اساسی کی ترتیب جاری رکھے گی۔ جو عبوری دور کے بعد نافذ کیا جائے گا۔ (اسٹار)

پاکستان نے گورنر جنرل سوڈان کے کمیشن میں دو مندوبین کے نام پیش کر دیئے

کراچی ۵ فروری۔ حکومت پاکستان نے اپنے دو مندوبین کے نام پیش کئے ہیں۔ جو سوڈان کے گورنر جنرل کے پانچ ارکانی کمیشن میں کام کرنے پر رضامند ہیں۔ مصر سے درخواست ہے کہ ان سے ایک کا نام منظور کرلیا جائے۔

لیکن سرکاری حلقوں نے ان ناموں کا اعلان کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس مجوزہ کمیشن میں ایک برطانی ایک مصری اور ایک غیر جانبدار رکن پاکستان یا بھارت کی طرف سے شرکت کرے گا۔ توقع نہیں ہے کہ بھارت اس کمیشن میں شرکت کرے۔ (اسٹار)

سر عبد القادر کی ادبی شخصیت

تعلیم الاسلام کالج میں ایک مقالہ

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ۹ فروری ۱۹۵۳ء کو بروز پیر ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کمرہ ۲۴ میں مولانا صلاح الدین احمد ایڈیٹر "ادبی دنیا" "شیخ سر عبد القادر کی ادبی شخصیت" پر مقالہ پڑھیں گے۔ آغا بیدار بخت ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل ممبر یونیورسٹی سنڈیکیٹ صدارت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

معتمد بزم اردو

عرب لیگ کے راہنما کی جنرل نجیب سے ملاقات

قاہرہ ۵ فروری۔ عرب لیگ کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل مسٹر احمد الشوکیری نے جنرل محمد نجیب کے ساتھ ایک طویل ملاقات کی ہے۔ انہوں نے عرب اور بین الاقوامی مسائل، عرب لیگ کونسل کے مارچ میں منعقد ہونے والے اجلاس کے ایجنڈے، عرب افواج کے روسائے ارکان حربیہ اور وزرائے دفاع کی کانفرنس اور اجتماعی تحفظ کے پیکٹ کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ مسٹر شوکیری نے بتایا کہ عرب لیگ طونس اور مراکش کے حالات کا برابر جائزہ لے رہی ہے۔ اور اگر فرانس نے بے آف طونس یا مراکش کے سلطان کو معزول کرنے کی کوشش کی۔ تو عرب ایشیائی بلاک اس اقدام کا زبردست مقابلہ کرے گا۔ (اسٹار)

غازہ میں عربوں پر یہودیوں کا حملہ

قاہرہ ۵ فروری۔ مصر اور اسرائیل کی مشترکہ صلح کمیشن میں مصری مندوب لفٹنٹ جنرل محمد ریاض نے گزشتہ ہفتے یہاں اعلان کیا تھا کہ ایک مسلح یہودی دستے نے غازہ اضلاع کے علاقے میں زبردستی گھس کر دو عرب گھرانوں پر حملہ کر دیا جس میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔

آپ نے مزید بتایا کہ مصر نے صلح کمیشن سے زبردست احتجاج کیا اور درخواست کی ہے کہ فوراً معاملہ کی تفتیش کرائی جائے۔

مسلم لیگ کا مقصد قوم کو مولویوں اور ملاؤں کے ناکارہ عناصر سے نجات دلانا ہی (قائد اعظم)

قائد اعظم کا اہم ارشاد

"مسلم لیگ نے مسلمانوں کو ان کے رجعت پسند عناصر سے رہائی دلوائی ہے۔ اور ایسی رائے کی تخلیق کر دی ہے۔ کہ وہ لوگ جو خود غرضی سے اپنی ذاتی اغراض کے پیچھے پڑے ہوئے تھے قومی غدار ثابت ہو گئے ہیں۔ لیگ نے آپ کو مولویوں اور ملاؤں کے ناکارہ عناصر سے بھی رہا کر دیا ہے۔ میں مولویوں کی جانب من حیث الجماعت اشارہ نہیں کر رہا۔ ان میں بعض مخلص ہیں اور محبان وطن۔ مگر ان کا ایک طبقہ واقعی برا ہے میں نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ برطانوی حکومت، کانگرس، رجعت پسند مسلمان اور مولوی و ملا ان چاروں سے رہائی پانے کے بعد اب آپ فرقہ اناث کو قید وبند سے چھڑائیں۔" (ارشادات جناح صفحہ ۵۱-۵۲)

پاکستان کا اتحاد ہی اس کو مستحکم بنا سکتا ہے

کراچی ۵ فروری۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے آج قوم کو یہ یاد دلایا ہے کہ پاکستان کے استحکام کا راز اس کے اتحاد میں مضمر ہے، انہوں نے مشرقی بنگال کے دورے پر روانہ ہونے وقت یہ اعلان کیا ہے۔

گورنر جنرل نے فرمایا کہ پاکستان ناقابل تقسیم اور ہم سب کا مشترکہ ورثہ ہے خواہ کوئی مشرقی پاکستان کا باشندہ ہو یا مغربی پاکستان کا محرم۔ اسوقت اہل پاکستان کو مختلف مسائل درپیش ہیں جنہیں حل کرنے کے لئے کامل اتحاد ویکجہتی کی ضرورت ہے۔ گورنر جنرل نے اعلان کیا کہ حکومت اپنی پالیسی پر عوامی تنقید کا خیر مقدم کرتی ہے لیکن یہ تنقید تعمیری اور ملکی فلاح وبہبود کی خاطر ہونی چاہیئے